Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۵ پیسے

جلد ۶۷/۳۲ | ۱۰ جمادی الثانی ۱۳۹۸ھ ۱۸ ہجرت ۱۳۵۷ش ۱۸ مئی ۱۹۷۸ء | نمبر ۱۱۳

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے موجودہ سفر کی کامیابی کیلئے

احبابِ جماعت خاص طور پر دعائیں کرتے رہیں

جیسا کہ احباب کو علم ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اِن دنوں اعلائے کلمۃ الحق کے لئے بیرونِ ملک تشریف لے گئے ہیں۔ حضور ان دنوں فرانکفورٹ (مغربی جرمنی) میں قیام فرما ہیں حضور کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ

احبابِ جماعت خصوصیت کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اِس سفر کے ہر مرحلہ میں حضور کا اور حضور کے رفقاء کا حافظ و ناصر ہو، روح القدس کے ساتھ حضور کی مدد فرمائے اور حضور بخیر و عافیت واپس تشریف لائیں۔ آمین ۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قرآن کریم کا کُھلا کُھلا اعجاز یہ ہے کہ اُس میں غیر محدود حقائق و معارف پائے جاتے ہیں

یہ حقائق ہر زمانہ کے وساوس کا مقابلہ کرنے کیلئے مسلّح سپاہیوں کی طرح کھڑے ہیں

"جاننا چاہیئے کہ کُھلا کُھلا اعجاز قرآن شریف کا جو ہر ایک قوم اور ہر ایک اہلِ زبان پر روشن ہو سکتا ہے جس کو پیش کر کے ہم ہر ایک ملک کے آدمی کو ... ملزم و ساکت و لاجواب کر سکتے ہیں وہ غیر محدود معارف و حقائق و علوم حکمیہ قرآنیہ ہیں جو ہر زمانہ میں اس زمانہ کی حاجت کے موافق کُھلتے جاتے ہیں اور ہر ایک زمانہ کے خیالات کا مقابلہ کرنے کے لئے مسلّح سپاہیوں کی طرح کھڑے ہیں۔ اگر قرآن شریف اپنے حقائق و دقائق کے لحاظ سے ایک محدود چیز ہوتی تو ہرگز وہ معجزہ تامہ نہیں ٹھہر سکتا تھا۔ فقط بلاغت و فصاحت ایسا امر نہیں ہے جس کی اعجازی کیفیت ہر ایک خواندہ و ناخواندہ کو معلوم ہو جائے۔ کُھلا کُھلا اعجاز اس کا تو یہی ہے کہ وہ غیر محدود معارف و حقائق اپنے اندر رکھتا ہے۔ جو شخص قرآن شریف کے اِس اعجاز کو نہیں مانتا وہ علمِ قرآن سے سخت بے نصیب ہے"۔

"اے بندگانِ خدا! یقیناً یاد رکھو کہ قرآن شریف میں غیر محدود معارف و حقائق کا اعجاز ایسا کامل اعجاز ہے جس نے ہر ایک زمانہ میں تلوار سے زیادہ کام کیا ہے اور ہر ایک زمانہ اپنی نئی حالت کے ساتھ جو کچھ شبہات پیش کرتا ہے یا جس قسم کے اعلیٰ معارف کا دعویٰ کرتا ہے اس کی پوری مدافعت اور پورا الزام اور پورا پورا مقابلہ قرآن شریف میں موجود ہے۔ کوئی شخص برہمو یا بُدھ مذہب والا یا آریہ یا کسی اَور رنگ کا فلسفی کوئی ایسی الٰہی صداقت نکال نہیں سکتا جو قرآن شریف میں پہلے سے موجود نہ ہو۔ قرآن شریف کے عجائبات کبھی ختم نہیں ہو سکتے اور جس طرح صحیفۂ فطرت کے عجائب و غرائب خواص کسی پہلے زمانہ تک ختم نہیں ہو چکے بلکہ جدید در جدید پیدا ہوتے جاتے ہیں یہی حال اُن صحفِ مطہرہ کا ہے تا خدا تعالیٰ کے قول اور فعل میں مطابقت ثابت ہو"۔

(ازالہ اوہام ص۱۵۵)

بحرِ عرفان کے موتی اور جوامع الکلم

قرآن مجید بڑی شان اور حکمتوں والی کتاب ہے

اِس کی تلاوت سکینت اور اطمینان کا موجب ہوتی ہے

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔

حٰمٓ ۚ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۚ اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۚ وَاِنَّهٗ فِيْۤ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيْمٌ ۔ (الزخرف: ۲ تا ۵)

ترجمہ:۔ حمید و مجید (خدا کی طرف سے یہ نازل ہوئی ہے) ہم اس کتاب کی قسم کھاتے ہیں (یعنی اسے بطور شہادت کے پیش کرتے ہیں) جو اپنے مضامین کھول کر بیان کرنے والی ہے ہم نے اس کتاب کو قرآن بنایا ہے (اور قرآن بھی) ایسا جو عربی ہے تاکہ تم سمجھو اور وہ (یعنی قرآن) اُمّ الکتاب میں ہے اور ہمارے نزدیک بڑی شان والا (اور) بڑی حکمتوں والا ہے۔

حدیث النبی صلّی اللہ علیہ وسلم:۔

وَعَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَجُلٌ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْكَهْفِ وَعِنْدَهٗ فَرَسٌ مَرْبُوْطٌ بِشَطَنَيْنِ، فَتَغَشَّتْهُ سَحَابَةٌ فَجَعَلَتْ تَدْنُوْ، وَجَعَلَ فَرَسُهٗ يَنْفِرُ مِنْهَا۔ فَلَمَّا اَصْبَحَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ لَهٗ ذٰلِكَ فَقَالَ: "تِلْكَ السَّكِيْنَةُ تَنَزَّلَتْ لِلْقُرْاٰنِ"

ترجمہ:۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص (نوافل میں) سورہ کہف پڑھ رہا تھا اور اس کے پاس اس کا گھوڑا دو رسیوں سے بندھا ہوا تھا تو اس گھوڑے پر ایک ابر چھا گیا اور گھوڑے سے قریب ہوا اور گھوڑے نے اس کو دیکھ کر اُچھلنا اور کودنا شروع کیا، جب صبح ہوئی تو وہ شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپؐ سے یہ چیز بیان کی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ سکینت تھی جو قرآن (پڑھنے) کی وجہ سے نازل ہوئی تھی ۔

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۰ر جمادی الثانی ۱۳۹۸ھ

۱۸ر ہجرت ۱۳۵۷ھش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہستی باری تعالیٰ کی ایک نہایت محکم دلیل

اللہ تعالیٰ نے اِس امر کو قرآن مجید میں بار بار بیان فرمایا ہے کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہیں اُسی سے ڈرتے اور اُسی سے اُمید رکھتے ہیں، وہ ایک سلطان رکھتے ہیں۔ برخلاف اس کے جو لوگ خدا تعالیٰ کے علاوہ اور ہستیوں کو خدا کا درجہ دے کر ان کی پرستش کرتے ہیں اُن کے پاس کوئی سلطان نہیں ہے۔

سلطان کے ایک معنے دلیل اور حجت کے ہیں۔ اِس کا مطلب یہ ہوا کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے اور اُسی کی عبادت کرتے اور اُسی پر بھروسہ کرتے ہوئے اپنی تمام امیدوں کو اُسی سے وابستہ رکھتے ہیں اُن کے پاس ایسا کرنے کی ایک بڑی محکم دلیل ہے۔ برخلاف اِس کے جو لوگ بتوں یا دیگر مصنوعی خداؤں کو پوجتے اور ان کے ساتھ اپنی امیدوں کو وابستہ کرتے ہیں وہ بلا دلیل ایسا کرتے ہیں یعنی ان کے پاس اِس کی کوئی محکم دلیل نہیں ہے۔ اِس کے ثبوت میں اللہ تعالیٰ نے عقلی دلائل کے علاوہ بہت سے عملی اور واقعاتی دلائل کا بھی ذکر کیا ہے ان میں سے ایک دلیل اللہ تعالیٰ نے یہ بیان فرمائی ہے کہ مشرک جن مصنوعی خداؤں اور خود ساختہ بتوں اور دیوی دیوتاؤں کی پوجا کرتے ہیں وہ نہ اُن کی دعاؤں کو سن سکتے ہیں اور نہ انہیں قبول کرنے اور پورا کرنے کی قدرت رکھتے ہیں جبکہ خدا تعالیٰ اپنے بندوں کی دعاؤں کو سُنتا، اُنہیں قبول فرماتا اور قبولیت کی بشارتوں سے نوازتا ہے۔ یہ ایک ایسی محکم دلیل ہے جس کو مشرک خدا پرستوں کے ساتھ قبولیتِ دعا کے ضمن میں مقابلہ کرکے بآسانی عملی تجربہ کے رنگ میں پرکھ سکتے ہیں۔

جہاں تک مصنوعی اور خود ساختہ خداؤں اور دیوی دیوتاؤں کے دعائیں نہ سُن سکنے اور انہیں قبول کرنے کی قدرت نہ رکھنے کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ نے اس کا ذکر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زبانی سے کرایا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اپنے باپ سے اِس موضوع پر گفتگو کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَاذْکُرْ فِی الْکِتٰبِ اِبْرٰھِیْمَ ۬ؕ اِنَّہٗ کَانَ صِدِّیْقًا نَّبِیًّا ۝ اِذْ قَالَ لِاَبِیْہِ یٰۤاَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا یَسْمَعُ وَلَا یُبْصِرُ وَلَا یُغْنِیْ عَنْکَ شَیْئًا ۝ (مریم آیات ۴۲، ۴۳)

ترجمہ:۔ اور تو قرآن کریم کی رُو سے ابراہیم کا ذکر کر وہ یقیناً بڑا راستباز اور نبی تھا (۱) اور تو اُس وقت کو بھی یاد کر اور لوگوں کے سامنے بیان کر) جب ابراہیم نے اپنے باپ سے کہا تھا کہ اے میرے باپ! تو کیوں ان چیزوں کی پرستش کرتا ہے جو نہ سنتی ہیں اور نہ دیکھتی ہیں اور نہ تیری کسی تکلیف کو دور کرنے پر قادر ہیں۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ اِس محکم دلیل کا ایک اور جگہ ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَالَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِہٖ مَا یَمْلِکُوْنَ مِنْ قِطْمِیْرٍ ۝ اِنْ تَدْعُوْھُمْ لَا یَسْمَعُوْا دُعَآءَکُمْ ۚ وَلَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَکُمْ ؕ وَیَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یَکْفُرُوْنَ بِشِرْکِکُمْ ؕ وَلَا یُنَبِّئُکَ مِثْلُ خَبِیْرٍ ۝ (فاطر آیات ۱۴، ۱۵)

ترجمہ:۔ اور (اے مشرکو!) جن کو تم اُس کے سوا پکارتے ہو وہ کھجور کی گٹھلی کے درمیان چھلکے کے برابر بھی کسی چیز کے مالک نہیں۔ اگر تم ان کو بلاؤ تو وہ کبھی تمہاری دعا نہیں سُنیں گے اور اگر سن بھی لیں تو تمہارے فائدے کے لئے اسے قبول نہیں کر سکیں گے۔ اور پھر قیامت کے دن تمہارے شرک کا انکار کر دیں گے اور تجھ کو واقف کار سے زیادہ اچھی خبر کوئی نہیں دے سکتا۔

اِس کے بالمقابل اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ مَیں ہی ہوں جو اپنے بندوں کی دعائیں سُنتا، انہیں قبول کرتا اور قبولیت کی بشارت سے قبل از وقت نوازتا ہوں۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ؕ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّھُمْ یَرْشُدُوْنَ ۝

(البقرہ آیت ۱۸۷)

ترجمہ:۔ اور (اے رسول!) جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق پوچھیں تو (تُو جواب دے کہ) میں (اُن کے) پاس (ہی) ہوں۔ جب دعا کرنے والا مجھے پکارے تو مَیں اُس کی دعا قبول کرتا ہوں۔ سو چاہیئے کہ وہ میرے حکم کو قبول کریں اور مجھ پر ایمان لائیں تا وہ ہدایت پائیں۔

یہی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ بندوں کو مخاطب کرکے یہ بھی فرماتا ہے کہ:۔

اُدْعُوْنِیْۤ اَسْتَجِبْ لَکُمْ ؕ (المومن آیت ۶۱)

ترجمہ:۔ (اے میرے بندو!) مجھے پکارو مَیں تمہاری دعا سنوں گا (یعنی اسے قبول کرکے تمہاری مراد تمہیں عطا کروں گا)

الغرض خدا تعالیٰ کی ہستی اور اس کی غیر محدود صفات اور قدرتوں پر ایمان لانے، اُسی پر بھروسہ کرنے اور اُسی کے ساتھ اپنی تمام امیدیں وابستہ کرنے کی ایک نہایت ہی محکم دلیل یہ ہے کہ وہ اپنے بندوں کی دعائیں سُنتا، انہیں قبول کرتا اور قبولیت کی قبل از وقت بشارت بھی دیتا ہے جبکہ مشرکوں کے بُت، دیوی دیوتا اور دوسرے مصنوعی اور خود تراشیدہ خدا نہ دعائیں سُن سکتے ہیں اور نہ انہیں قبول کرنے اور لوگوں کی تکالیف دُور کرنے پر قادر ہیں۔ اِسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے:۔

"سچ تو یہ ہے کہ ہمارا خدا تو دعاؤں ہی سے پہچانا جاتا ہے۔ دنیا میں جس قدر قومیں ہیں کسی قوم نے ایسا خدا نہیں مانا جو جواب دیتا ہو اور دعاؤں کو سُنتا ہو۔ کیا ایک ہندو ایک پتھر کے سامنے بیٹھ کر یا درخت کے آگے کھڑا ہو کر یا بیل کے روبرو ہاتھ جوڑ کر کہہ سکتا ہے کہ میرا خدا ایسا ہے کہ میں اُس سے دعا کروں تو وہ مجھے جواب دیتا ہے؟ ہرگز نہیں! کیا ایک عیسائی کہہ سکتا ہے کہ مَیں نے یسوع کو خدا مانا ہے، وہ میری دعا کو سُنتا اور اس کا جواب دیتا ہے؟ ہرگز نہیں!۔ بولنے والا خدا صرف ایک ہی ہے جو اسلام کا خدا ہے جو قرآن نے پیش کیا ہے، جس نے کہا اُدْعُوْنِیْۤ اَسْتَجِبْ لَکُمْ تم مجھے پکارو مَیں تم کو جواب دوں گا۔ اور یہ بالکل سچی بات ہے، کوئی ہو جو ایک عرصہ تک سچی نیت اور صفائی قلب کے ساتھ اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتا ہو، وہ مجاہدہ کرے اور دعاؤں میں لگا رہے آخر اُس کی دعاؤں کا جواب اُسے ضرور دیا جاوے گا" (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۰)

ہمیں معلوم ہے

حاصلِ سُود و زیاں کیا ہے ہمیں معلوم ہے
یہ جہاں کیا، وہ جہاں کیا ہے ہمیں معلوم ہے

گلشنِ ہستی کے رنگ و بُو سے بھی ہیں آشنا
ہیں بہاریں کیا خزاں کیا ہے ہمیں معلوم ہے

دینِ حق اسلام سے سیکھے ہیں ہم نے سب علوم
رُوح کیا ہے جسم و جاں کیا ہے ہمیں معلوم ہے

جانتے ہیں جھوٹ اور جھوٹوں کے سب اطوار ہم
صدقِ صادق کا نشاں کیا ہے ہمیں معلوم ہے

نامِ حق پر جان دے دینا بھی آتا ہے ہمیں
ابتلاء کیا امتحاں کیا ہے ہمیں معلوم ہے

خاکِ پائے سرورؐ و سرکارِ دو عالم ہیں ہم
آپؐ کا رتبہ و شاں کیا ہے ہمیں معلوم ہے

ہم بفضل اللہ قدم آگے بڑھاتے جائیں گے
آبِ فیضِ مصطفےٰ سب کو پلاتے جائیں گے

(محمد صدیق امرتسری)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سادہ زندگی

مکرم مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل - ربوہ

اسلام سادہ زندگی کی تعلیم دیتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رض کی زندگیاں سادہ ہوتی تھیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات میں سادہ زندگی کی تلقین پائی جاتی ہے۔ مگر آج کتنے ہیں کہ جو آپ کے اسوۂ حسنہ کی اتباع کرتے ہیں اور اسے ایمان کا جزو قرار دیتے ہیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلق "تکسب المعدوم" (بخاری) کے ماتحت نایاب اخلاق کو زندہ کرتے تھے۔

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم جو حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کے بھائی تھے نے قریباً ستائیس سال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحبت میں گزارے وہ فرمایا کرتے تھے کہ مجھے دنیا میں بے شمار لوگوں سے واسطہ پڑا ہے اور میں نے دنیا داروں اور دینداروں سب کو دیکھا ہے اور سب کی صحبت میں رہا ہوں مگر میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بڑھ کر کوئی شخص تکلفات سے کلی طور پر آزاد نہیں دیکھا۔ قرآن کریم میں بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں الٰہی ارشاد ہے:-

"قُلْ وَمَا اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ" (ص)

کہ اے رسول کہہ دو کہ میں تکلف اور بناوٹ کرنے والا نہیں ہوں اور سادگی پسند ہوں۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں ایک بہت معمولی سی بات بیان کرتا ہوں دنیا داروں بلکہ دین کے میدان میں پیروں اور سجادہ نشینوں تک میں عام طور پر یہ طریق ہے کہ ان کی مجلسوں میں مختلف لوگوں کے لئے ان کی حیثیت اور حالات کے لحاظ سے الگ الگ جگہ مخصوص رکھی جاتی ہیں مگر اپنے آقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مجلس میں قطعاً ایسا کوئی امتیاز نہیں ہوتا تھا بلکہ آپ کی مجلس میں ہر طبقہ کے لوگ آپ کے ساتھ اس طرح ملے جلے بیٹھے تھے کہ جیسے ایک خاندان کے افراد گھر میں مل کر بیٹھتے ہیں۔ بیسیوں مرتبہ ایسا ہوتا تھا کہ چارپائی کے سرہانے کی طرف کوئی اور شخص بیٹھا ہوتا تھا اور پائنتی کی طرف حضرت مسیح موعود ہوتے تھے۔ یا ننگی چارپائی پر آپ ہوتے تھے اور چادر وغیرہ والی چارپائی پر آپ کا کوئی مرید بیٹھا ہوتا تھا یا اونچی جگہ پر کوئی مرید ہوتا تھا اور نیچی جگہ میں آپ ہوتے تھے اور باوجود اس کے کسی قسم کی بے ادبی کا رنگ پیدا نہیں ہوتا تھا بلکہ ہر شخص کا دل آپ کی محبت اور ادب اور احترام کے انتہائی جذبات سے معمور رہتا تھا۔

(سیرت المہدی و شمائل۔ مصنفہ عرفانی صاحب)

سیدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحریک جدید کے مطالبات میں ایک مطالبہ "سادہ زندگی" کا بھی جماعت کے لئے پیش فرمایا تھا تاکہ احباب سادہ زندگی اختیار کریں اس طرح ایسے احباب دین کی اشاعت کے لئے انفاق فی سبیل اللہ کی صورت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے سکتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء بھی سادی زندگی اختیار کرکے احباب کے لئے نیک نمونہ چھوڑتے تھے۔ بطور نمونہ مشتے از خروارے چند واقعات پیش ہیں:-

(۱) اکثر دوست جانتے ہیں دنیا کے لوگوں میں کسی عوامی لیڈر کے ساتھ اپنی دلچسپی اور عقیدت کے اظہار کا ایک معروف طریق یہ بھی ہے کہ بعض اوقات جب کوئی ہر دلعزیز لیڈر کسی شہر میں جاتا ہے تو اس شہر کے لوگ اس کی گاڑی میں گھوڑے جوتنے کی بجائے اس کے اکرام و احترام کی غرض سے اس کی گاڑی میں خود لگ جاتے ہیں اور اپنے ہاتھوں سے اس کی گاڑی کو کھینچتے ہیں۔ چنانچہ ایک دفعہ آخری ایام میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام لاہور تشریف لے گئے تو چند جوشیلے احمدی نوجوانوں کو دنیا کی نقل میں خیال آیا کہ ہم بھی اپنے پیارے امام کو گاڑی میں بٹھا کر ان کی گاڑی کو خود اپنے ہاتھوں سے کھینچیں اور اس طرح اپنی محبت اور عقیدت کا ثبوت دیں چنانچہ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں اپنی اس خواہش کا اظہار کیا کہ آج ہم حضور کی گاڑی کو کھینچنے کا شرف حاصل کریں گے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس تجویز کو ناپسندیدگی کے ساتھ رد فرما دیا اور نوجوانوں کی تربیت کے لئے فرمایا:-

"ہم انسانوں کو حیوان بنانے کے لئے دنیا میں نہیں آئے بلکہ حیوانوں کو انسان بنانے کے لئے آئے ہیں۔"

(حیات طیبہ ۲۵۶/۲۵۷)

یہ ایک سادہ سا بے ساختہ نکلا ہوا کلام ہے۔ مگر ان الفاظ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قلب صافی کے اندر کے جذبات پر کتنی لطیف روشنی پڑتی ہے اگر کوئی دنیا دار انسان ہوتا تو نوجوانوں کی اس پیشکش پر خوش ہوتا اور اسے اپنی عزت افزائی سمجھتا مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک نفس کی عزت کا کوئی سوال نہ تھا بلکہ صرف اور صرف اس پیغام کی عزت کا سوال تھا جو وہ خدا کی طرف سے لیکر آئے تھے خدا نے آپ کو الہام کیا تھا۔

"یُحْیِی الدِّیْنَ وَ یُقِیْمُ الشَّرِیْعَةَ"

(تذکرہ ص۵۹)

یعنی خدا کی طرف سے مبعوث ہونے والا مسیح دین کو اس کے کمزور ہو جانے کے بعد پھر زندہ کرے گا اور اسلامی شریعت کو دنیا میں پھر دوبارہ قائم کر دے گا۔

(۲) مکرم بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخلص صحابی تھے کی روایت ہے کہ جب مسیح موعود علیہ السلام اپنے آخری سفر میں لاہور تشریف لے گئے اور اس وقت آپ کو بڑی کثرت کے ساتھ قرب وفات کے الہام ہو رہے تھے۔ ان ایام میں حضور روزانہ شام کے وقت ایک قسم کی بند گاڑی میں جو فٹن کہلاتی تھی۔ ہوا خوری کے لئے باہر تشریف لے جایا کرتے تھے اور حضور کے حرم اور بعض بچے بھی ساتھ ہوتے تھے جس دن صبح کے وقت حضور نے فوت ہونا تھا اس سے پہلی شام کو جب حضور فٹن میں بیٹھ کر سیر کے لئے تشریف لے جانے لگے اس وقت حضور نے مجھے خصوصیت کے ساتھ مخاطب ہو کر فرمایا:-

"میاں عبد الرحمٰن اس گاڑی والے سے کہہ دیں اور اچھی طرح سے سمجھا دیں کہ اس وقت میرے پاس صرف ایک روپیہ ہے وہ ہمیں صرف اتنی دور تک لے جائے کہ ہم اس روپیہ کے اندر گھر واپس پہنچ جائیں۔"

(روایات بھائی عبد الرحمٰن - چار تقریریں ص۲۱۶)

سبحان اللہ! کیسی سادہ اور پاکیزہ زندگی تھی۔

(۳) ایک اور موقعہ پر جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے کمرہ میں تشریف رکھتے تھے اور اس وقت باہر سے آئے ہوئے کچھ مہمان بھی آپ کی خدمت میں حاضر تھے کسی شخص نے دروازے پر دستک دی اس پر حاضر الوقت لوگوں میں سے ایک شخص نے اٹھ کر دروازہ کھولنا چاہا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس صاحب کو اٹھتے دیکھا تو جلدی سے اٹھے اور فرمایا:-

"ٹھہریں ٹھہریں! میں خود دروازہ کھولوں گا۔ آپ مہمان ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مہمان کا اکرام کرنا چاہیئے"

(سیرۃ المہدی حصہ اول)

احباب جماعت کو چاہیئے کہ وہ اپنی زندگیاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرح سادہ اور پاکیزہ بنائیں اور اپنے پیچھے عمدہ نمونہ چھوڑیں۔

مرسلہ:
وکالت مال تحریک جدید ربوہ

○

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ جواب طلب امور کے لئے ۲۰ پیسے کا ڈاک ٹکٹ یا پتہ لکھا ہوا لفافہ آنا ضروری ہے۔ (منیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مذہبی آزادی کے متعلق اسلامی تعلیم

مکرم مولوی کرم الٰہی صاحب ظفر انچارج احمدیہ مشن سپین

جماعت احمدیہ کا پختہ عقیدہ ہے۔ کہ اسلامی شریعت مکمل، عالمگیر اور دائمی شریعت ہے۔ انسانی ضابطۂ حیات کے متعلق اسلام مکمل اصول پیش کرتا ہے۔ مذہبی آزادی کے بارے میں قرآن کریم کی مندرجہ ذیل آیات میں تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے:—

(۱) "لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓـؤُهُمُ الطَّاغُوْتُ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝"

(البقرة: ۲۵۷-۲۵۸)

دین کے معاملہ میں کسی قسم کا جبر جائز نہیں۔ کیونکہ ہدایت اور گمراہی کا باہمی فرق خوب واضح ہو چکا ہے پس (سمجھ لو کہ) جو شخص (اپنی مرضی سے) نیکی سے روکنے والے (کی بات ماننے) سے انکار کرے اور اللہ پر ایمان رکھے تو اس نے (ایک) نہایت مضبوط قابل اعتماد چیز کو جو (کبھی) ٹوٹنے کی نہیں مضبوطی سے پکڑ لیا اور اللہ بہت سننے والا (اور) بہت جاننے والا ہے اللہ ان لوگوں کو دوست رکھتا ہے جو ایمان لاتے ہیں۔ وہ انہیں اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لاتا ہے اور جو کافر ہیں ان کے دوست نیکی سے روکنے والے (لوگ) ہیں وہ انہیں روشنی سے نکال کر اندھیروں کی طرف لے جاتے ہیں۔ وہ لوگ آگ (میں پڑنے) والے ہیں وہ اس میں رہیں گے۔

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:—

"وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ"

(کہف: ۳۰)

اور لوگوں کو کہہ دے کہ یہ سچائی تیرے رب کی طرف سے ہی نازل ہوئی ہے پس جو چاہے اس پر ایمان لائے اور جو چاہے اس کا انکار کر دے

ان آیات کریمہ سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ خود بھی کسی کو خاص عقیدہ پر ایمان لانے کے لئے مجبور نہیں کرتا۔ اور ہر شخص کو اختیار ہے کہ وہ اپنی مرضی اور اپنی سمجھ اور عقل کے مطابق جس مذہب کو چاہے اختیار کرے پس جب خالق کائنات ہی انسانوں کو کسی خاص مذہب پر چلنے کے لئے مجبور نہیں کرتا بلکہ صرف اچھے مذہب کی خوبیاں بیان کر کے اس کو قبول کرنے کی ترغیب دیتا اور تلقین کرتا ہے تو کسی انسان کو ہرگز یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ لوگوں کو کسی مذہب کی پیروی کرنے کے لئے مجبور کرے یا طاقت استعمال کر کے جبراً اپنا پسندیدہ مذہب منوائے۔

پھر سورہ یونس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:—

"وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَاٰمَنَ مَنْ فِي الْاَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيْعًا اَفَاَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ۝"

(یونس: ۱۰۰)

اگر اللہ تعالیٰ ہدایت کے معاملہ میں اپنی مشیت نافذ کرتا تو جس قدر لوگ زمین پر موجود ہیں وہ سب ایمان لے آتے۔ پس جب خدا بھی مجبور نہیں کرتا تو کیا تو لوگوں کو اتنا مجبور کرے گا کہ وہ مومن بن جائیں۔

پھر ایک اور جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:—

"اِنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ فَمَنِ اهْتَدٰى فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ۝"

(سورة زمر: ۴۲)

ہم نے تجھ پر یہ کتاب یقیناً لوگوں کے فائدے کے لئے اور حکمت کے ساتھ اتاری ہے سو جس نے ہدایت پائی اس کا نفع اسی کی جان کو حاصل ہوگا اور جو گمراہ ہوگی اس کی گمراہی اسی پر پڑے گی اور تو ان پر کارساز کے طور پر مقرر نہیں کیا گیا۔

مندرجہ بالا آیاتِ قرآنیہ سے ظاہر ہے کہ اسلام مکمل مذہبی آزادی کے بارے میں جامع اور مدلّل اصول پیش کرتا ہے۔ اور ہر شخص کو آزادیٔ ضمیر، آزادیٔ مذہب، تبدیلیٔ مذہب، آزادیٔ رائے (تحریر و تقریر) آزادیٔ تبلیغ اور اپنے خیالات کے اظہار کا پورا حق دیتا ہے اور مذہبی رسوم بجا لانے اور اپنے طریق کے مطابق عبادت کرنے اور اپنے پسندیدہ مذہب کو اختیار کرنے کی اجازت دیتا ہے اور ہر فرقہ کو اپنے مذہب کے حق میں پروپیگنڈا اور اشاعت کرنے کا حق دیتا ہے۔ اسی طرح ہر شخص کو اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ وہ مختلف قسم کے مذہبی عقائد و نظریات کے بارے میں بلا روک ٹوک معلومات حاصل کرے اور پھر بغیر دباؤ کے جس مذہب کو چاہے اختیار کرے۔

اس حقیقت کو اسلام کے علاوہ دوسرے مذاہب بھی تسلیم کرتے ہیں کہ مذہبی تبلیغ و اشاعت کی آزادی ہونی چاہیئے۔

مذہب کی بنیاد ہمیشہ ایک فرد (رسول) سے شروع ہوتی ہے جو اس بات کی پوری جدوجہد کرتا ہے کہ لوگوں کو حق کی طرف دعوت دے۔ دوسروں کو سچائی کی طرف کھینچے۔ لوگوں کی اخلاقی و روحانی صلاحیتوں کو جلا دے۔

مذہب کے معنے ہی یہ ہیں کہ خدا تک پہنچنے کا راستہ۔ اس لئے ہر شخص کا یہ حق ہے کہ وہ خدا تعالیٰ تک پہنچنے کے لئے جس راستہ کے متعلق اسے اطمینان ہو جاتا ہے کہ اس پر چل کر وہ خدا تک پہنچ جائے گا۔ راستے وہ اختیار کرے اور دوسرا کوئی فرد یا طاقت اسے مجبور نہ کرے کہ وہ شخص اپنے پسندیدہ راستہ کو ترک کر کے کسی دوسرے راستہ کو اختیار کرے اس لئے ہمارا یہ اولین فرض ہے کہ ہم آزادیٔ ضمیر، آزادیٔ اظہار خیال، آزادیٔ تحریر و تقریر۔ آزادیٔ مذہب اور تبدیلیٔ مذہب جو انسان کا بنیادی حق ہے کی بھرپور حمایت اور تائید کریں۔ ورنہ دوسری صورت میں ہر مذہب کو اپنی تبلیغ و اشاعت کے بارے میں سخت مشکلات کا سامنا کرنا ہوگا۔

مذہب اسلام، مذہبی آزادی کی راہ میں ہر قسم کی نسلی۔ ملکی یا قومی عدم رواداری کے خلاف ہے۔ اسلام ہر شخص کو اس کی مرضی کے مطابق مذہب اختیار کرنے کا حق دیتا ہے کہ وہ جس مذہب کو اپنی عقل اور پوری دیانت داری سے صداقت پر مشتمل سمجھتا ہے اسے اختیار کرے۔

قرآن کریم مسلمانوں کو اولی الامر کی اطاعت کا حکم دیتا ہے اور ایک سچے مسلمان کا فرض ہے کہ جس حکومت کے ماتحت وہ رہے۔ وہاں کے قانون کا احترام کرے اور پابندی کرے۔ اسلام ہرگز آزادی کے غلط استعمال کی کسی رنگ میں بھی اجازت نہیں دیتا۔ اسی لئے جماعت احمدیہ کی رائے یہ ہے کہ سپین میں نئی کانسٹی ٹیوشن کے تحت آزادیٔ مذہب کا طبعی اور فطرتی حق دیا جائے۔ اگر مختلف فرقے ایک دوسرے کا احترام مدنظر رکھیں تو اس صورت میں مذہبی آزادی کے الگ کسی محکمے کی بھی ضرورت نہیں۔

○

دعائے مغفرت

محترمہ فضل النساء بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر فضل الحق صاحب میگری مورخہ ۱۶ اپریل کو بعمر ۷۰ سال جھنگ صدر میں وفات پا گئیں
انا للہ وانا الیہ راجعون!

مرحومہ ایک عرصہ سے بلڈ پریشر کی مریضہ تھیں اور یہی بیماری بالآخر جان لیوا ثابت ہوئی۔ مرحومہ نہایت مخلص اور منکسر خاتون تھیں۔ آپ مکرم چوہدری مولا بخش صاحب آف بنگہ کی دختر اور مولوی کرم الٰہی صاحب ظفر مبلغ سپین کی چچا زاد بہن تھیں۔

مرحومہ کے چار لڑکے اور تین لڑکیاں تھیں جن میں سے صرف بڑے لڑکے ڈاکٹر اکرام الحق صاحب پی آئی اے کراچی شادی شدہ ہیں۔ تدفین کے لئے جنازہ ربوہ لیجایا گیا۔ جہاں عام قبرستان میں تدفین ہوئی۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

نصر اللہ خان ناصر ایم اے شاہد
مربی سلسلہ احمدیہ جھنگ صدر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست صدقہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

بابت ماہ ستمبر ۷۷ء

(۴)

۱۲۹-	مکرم قریشی محمد مسعود احمد صاحب	کراچی	۲۵—۰۰
۱۳۰-	" چوہدری نعمت اللہ صاحب	"	۵۱—۰۰
۱۳۱-	" کیپٹن حمید مرزا صاحب مرحوم	"	۲۰—۰۰
۱۳۲-	محترمہ زاہدہ خاتون صاحبہ	"	۱۰—۰۰
۱۳۳-	" امۃ الرشید صاحبہ آف دوبئی	"	۳۰۰—۰۰
۱۳۴-	" عقیلہ بیگم صاحبہ اہلیہ اقبال احمد صاحب کانپوری	"	۱۰—۰۰
۱۳۵-	مکرم مرزا خلیل احمد صاحب آف دوبئی	"	۵۲—۵۰
۱۳۶-	" محمد داؤد احمد صاحب سانگلہ ہل	"	۵۰—۰۰
۱۳۷-	" چوہدری محمد عبد اللہ صاحب ڈار	کوئٹہ	۵۰—۰۰
۱۳۸-	" ظفر اللہ صاحب ڈار ابن محمد عبد اللہ صاحب ڈار	"	۵۰—۰۰
۱۳۹-	" ملک عبد الرحیم صاحب سلیم	"	۸۰—۰۰
۱۴۰-	محترمہ امۃ الحی صاحبہ اہلیہ " "	"	۱۰—۰۰
۱۴۱-	مکرم مرزا الطاف احمد صاحب	"	۲۰—۰۰
۱۴۲-	" عبد السلام خان صاحب	"	۱۰—۰۰
۱۴۳-	" عبد الحی خان صاحب	"	۲۰—۰۰
۱۴۴-	" میاں عطاء اللہ صاحب نسیم بھیروی	"	۵۰—۰۰
۱۴۵-	" آفتاب احمد عنایت اللہ خان صاحب	"	۵۰—۰۰
۱۴۶-	محترمہ عزیزہ فوزیہ حنیف صاحبہ	"	۱۲—۰۰
۱۴۷-	" مسز فراست فاروق چوہدری	"	۷۰—۰۰
۱۴۸-	احباب جماعت احمدیہ	"	۱۵—۰۰
۱۴۹-	محترمہ اہلیہ صاحبہ سید محمد صادق ہاشمی	ڈیرہ غازیخان	۴۰—۰۰
۱۵۰-	" مریم ہاشمی صاحبہ	"	۱۰—۰۰
۱۵۱-	" انیسہ بیگم صاحبہ کمبینڈ ایذ ریعہ سیکرٹری مال	دار الرحمت شرقی ربوہ	۵۱—۰۰
۱۵۲-	مکرم مودرانی نثار احمد صاحب سیکرٹری مال	نوکوٹ	۵۱—۰۰
۱۵۳-	" محمد شریف احمد صاحب سیکرٹری مال	ٹیکسلا	۱۰—۰۰
۱۵۴-	" شیخ عبد اللطیف صاحب پراچہ	سرگودھا	۷۰—۰۰
۱۵۵-	" ظفر احمد صاحب ابن امیر احمد صاحب	"	۱۰—۰۰
۱۵۶-	" زبیر احمد شاہنواز صاحب	"	۱۰—۰۰
۱۵۷-	" عبد الوحید صاحب پراچہ مرحوم	"	۲۰۲—۰۰
۱۵۸-	محترمہ اہلیہ صاحبہ عبد القدیر صاحب پراچہ	"	۵۰—۰۰
۱۵۹-	مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب	"	۲۰—۰۰
۱۶۰-	مکرمہ طاہرہ ظہیرہ صاحبہ	"	۲۰—۰۰
۱۶۱-	" اہلیہ صاحبہ محمد اسلم صاحب	"	۲۰—۰۰
۱۶۲-	مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب سیالکوٹ جماعت مظفر گڑھ		۳۰—۰۰
۱۶۳-	" عبد السمیع صاحب	"	۱۰—۰۰
۱۶۴-	عزیزہ نصیرہ صاحبہ C/O کرنل جی ایم اقبال صاحب گلبرگ لاہور		۱۵—۰۰
۱۶۵-	مکرم شیخ فضل محمد نذیر احمد صاحبان	اوکاڑہ	۱۰—۰۰
۱۶۶-	محترمہ اہلیہ صاحبہ شیخ ظہیر احمد صاحب	"	۸۰—۰۰
۱۶۷-	مکرم شیخ فاضل محمود صاحب	"	۱۵—۰۰
۱۶۸-	" عبد الغنی صاحب ظفر آباد لابینی سندھ		۴۳—۰۰
۱۶۹-	" سیکرٹری مال حلقہ شوکر ملز منڈی بہاء الدین		۳۷—۳۰
۱۷۰-	دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ		۱۷۶—۲۵
۱۷۱-	مکرم سید اقبال محمود صاحب ایم۔ اے آف کراچی		۲۰—۰۰
۱۷۲-	محترمہ جمیلہ اختر صاحبہ زوجہ بشارت احمد صاحب دھرمپورہ لاہور		۱۰۰—۰۰
۱۷۳-	سید ناصر مرتضیٰ علی صاحب الحمرا کراچی از طرف بیگم صاحبہ خود (فدیہ رمضان)		۱۵۰—۰۰

تعزیتی قرار دادیں

۱۔ جماعت احمدیہ بہاولپور کا یہ غیر معمولی اجلاس محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ملک غلام احمد صاحب ارشد (جو کہ جماعت احمدیہ بہاولپور کے مربی مکرم ملک منصور احمد صاحب عمر کی والدہ محترمہ اور حضرت مولوی فضل الٰہی صاحب بھیروی صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صاحبزادی تھیں) کی وفات پر گہرے غم اور صدمہ کا اظہار کرتا ہے۔ اِنّا لِلّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور آپ کے بچوں، آپ کے خاوند اور آپ کے دیگر عزیزوں کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین (ممبران جماعت احمدیہ بہاولپور)

۲۔ پرنسپل جامعہ نصرت، سٹاف ممبرز اور طالبات عزیزہ امۃ الجلیل طاہرہ کی افسوسناک وفات پر گہرے افسوس کا اظہار کرتی ہیں۔ مرحومہ ہمارے کالج کی ہونہار طالبہ تھیں۔ ہنس مکھ، خوش اخلاق اور منکسر المزاج تھیں۔

بچپن ہی سے اچھی مقررہ تھیں۔ وہ اجتماعات میں بھی انعامات لیتی رہیں۔ دوران تعلیم یونین کی جوائنٹ سیکرٹری اور بزم اردو ادب کی سیکرٹری رہیں۔ ادبی سرگرمیوں میں بھی دلچسپی رکھتی تھیں۔

اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ ضعیف اور غمزدہ والدین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ نیز پسماندگان کو اس صدمہ کو جھیلنے کی ہمت عطا کرے۔" (آمین) (شاہینہ خان صدر یونین جامعہ نصرت۔ ربوہ)

تلاش گمشدہ

میرا بیٹا عبد المنان عرصہ ۱½ ماہ سے گھر سے غائب ہے۔ وہ ذہنی طور پر درست نہیں ہے۔ عمر تقریباً ۴۰ سال ہے۔ پوری داڑھی رکھی ہوئی ہے۔ سر پر عام طور پر پگڑی رکھتا ہے۔ جن صاحب کو اس کا علم ہو مندرجہ ذیل پتہ پر مطلع فرمائیں۔

(آمنہ بی بی بیوہ محمد سلطان صاحب درویش کوارٹر ۲۰۹ بلاک B-2 ٹاؤن شپ۔ لاہور)

درخواست ہائے دعا

۱۔ برادرم شریف احمد صاحب آف ڈہاری چند سال سے عارضہ قلب سے بیمار ہیں احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (رشید احمد کھاریاں)

۲۔ میرے والد محترم شمس الدین خان صاحب سخت بیمار ہیں تمام احباب جماعت سے ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (حمید الدین پورن نگر سیالکوٹ شہر)

۳۔ میں عرصہ تین سال سے بعارضہ فالج بیمار ہوں نیز والدہ صاحبہ بھی بیمار ہیں اور بہت کمزور ہو رہی ہیں۔ احباب جماعت سے صحت کاملہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

محمد صدیق خان
چاہ میراں۔ لاہور

آپ کو معلوم ہو چکا ہے ؟
کہ
حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے مشہور شاگرد
حکیم نظام جان صاحب (مرحوم)
کے دواخانہ کا نام اب
مشہور دواخانہ
ہو چکا ہے خط و کتابت کے لئے اب اتنا پتہ ہی کافی ہے۔
حکیم عبد الحمید
مشہور دواخانہ
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ ۱۹۰۱ء
فون نمبر ۴۴۴۴۷
ربوہ۔ فون نمبر ۶۳۸

۱۷۴-	مکرم ذوالقرنین صاحب	ڈسکہ	۱۰—۰۰
۱۷۵-	محترمہ محمد بی بی صاحبہ مرحومہ اہلیہ میاں غلام حسین صاحب ڈسکہ		۱۰—۰۰
۱۷۶-	مکرم چوہدری داؤد احمد صاحب	واہ کینٹ	۵۰—۰۰
۱۷۷-	" میاں محمد حنیف صاحب	ایبٹ آباد	۴۹—۰۰
۱۷۸-	" چوہدری محمد عبد اللہ صاحب	کریم نگر فارم	۱۹—۰۰
۱۷۹-	محترمہ اہلیہ صاحبہ مولوی سلطان محمود صاحب دار الصدر ربوہ		۱۰—۰۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بہشتی مقبرہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات

۱۸ رنومبر ۱۹۰۲ء بروز سہ شنبہ فجر کی نماز کے بعد فرمایا کہ:-

"نماز فجر سے کوئی ۲۰ یا ۲۵ منٹ پیشتر مَیں نے خواب دیکھا کہ گویا ایک زمین خرید لی ہے کہ اپنی جماعت کی میّتیں وہاں دفن کیا کریں۔ تو کہا گیا کہ اس کا نام بہشتی مقبرہ ہے جو اس میں دفن ہو گا بہشتی ہو گا۔"

"عرصہ ہوا کہ خدا تعالیٰ نے مجھ پر ظاہر کیا تھا کہ ایک بہشتی مقبرہ ہو گا گویا اس میں وہ لوگ داخل ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کے علم اور ارادہ میں جنتی ہیں۔ پھر اس کے متعلق الہام ہوا اُنْزِلَ فِيْهَا كُلُّ رَحْمَةٍ اس سے کوئی نعمت اور رحمت باہر نہیں رہتی۔

اب جو شخص چاہتا ہے کہ وہ ایسی رحمت کے نزول کی جگہ میں دفن ہو کیا عمدہ موقع ہے کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم کرے۔ اللہ تعالیٰ کی مرضی کو اپنی مرضی پر مقدم کر لے۔" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۴۴)

(صدر مجلس کارپرداز)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

ادائیگیوں کا پانچواں مرحلہ شروع ہے

غلبۂ اسلام کی عظیم مہم کو کامیابی سے جاری رکھنے کے لئے "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" کو مضبوط بنانا ضروری ہے۔ ادائیگیوں کا پانچواں مرحلہ شروع ہے اس میں آپ نے اپنے وعدہ کا مزید $\frac{1}{15}$ ادا کر کے اپنی ادائیگی کو $\frac{5}{15}$ کرنا ہے۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

ایک ضروری ہدایت

حضرت مجدد الف ثانیؒ نے فرمایا:-

"قرآن شریف تدبّر و فکر اور غور سے پڑھنا چاہیئے۔ حدیث شریف میں آیا ہے رُبَّ قَارِئٍ يَلْعَنُهُ الْقُرْاٰنُ یعنی بہت ایسے قرآن کے قاری ہوتے ہیں جن پر قرآن کریم لعنت بھیجتا ہے۔"

(الحکم ۲۴ر مارچ ۱۹۰۷ء)

قرآن شریف پر تدبّر اور غور و فکر نہیں ہو سکتا جب تک اس کا ترجمہ نہ سیکھا جائے۔ اسی غرض کے پیشِ نظر انصار اللہ کے سہ ماہی امتحان جاری کئے گئے ہیں۔ اس سال کی سہ ماہی دوم کا نصاب یہ ہے:-

(۱) ترجمہ قرآن کریم پارہ ۱۸ ربع چہارم (۲) کتاب "پیغام صلح"

(۳) دس منتخب احادیث۔

تاریخ امتحان:- ۳۰ر احسان/جون

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

۱۹۷۴ء کے بعد

ترقی کی طرف ایک اور قدم

دواخانہ حکیم نظام جان دیر سے دکھی مخلوق کی خدمت کرتا چلا آرہا ہے گوجرانوالہ میں اب زچہ بچہ کیلئے مکمل انتظامات کئے ہیں۔ زنانہ امراض کے علاج کا خاطر خواہ بندوبست ہے۔

دواخانہ حکیم نظام جان گوجرانوالہ۔ مینیجر انوار احمد جان

۱۹۷۸ء کا بجٹ سو فیصد ادا کرنیوالی مجالس انصار اللہ

(قسط نمبر ۲)

قسط نمبر ۱ کے بعد مندرجہ ذیل مجالس انصار اللہ نے اپنے اپنے ۱۹۷۸ء کے بجٹ سو فیصد ادا کر دئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان مجالس کے عہدیداران اور اراکین کو اپنے فضلوں سے نوازے اور اموال و نفوس میں برکت بخشے۔ آمین

ضلع فیصل آباد:- چک ۴۷ ر ب بل، ۲۷۷ ر ب ستیلاں، ۱۴۷ ر ب چوپڑی، سمندری
ضلع سیالکوٹ:- گھٹیالیاں خورد، غوط فتح گڑھ، نارووال
ضلع نواب شاہ:- قمر آباد، گوٹھ مولوی عبدالسلام عمر، دریاخان مری، دوڑ
ضلع خیرپور میرس:- گوٹھ غلام محمد شہانی، گوٹھ فتح دین
ضلع لاہور:- دارالذکر لاہور
ضلع تھرپارکر:- ڈگری
ضلع بہاولپور:- اوچ شریف
ضلع گوجرانوالہ:- گکھڑ منڈی
ضلع گجرات:- چک ۹ گربخش پورہ
ضلع جیکب آباد:- گڈو بیراج

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

شکریہ احباب

میرے چھوٹے بھائی عبد الحمید صاحب مالک فاؤنٹین پن ورکشاپ نیلا گنبد لاہور کی وفات پر بہت سے احمدی احباب کے خطوطِ تعزیت مجھے موصول ہوئے ہیں جن کا فرداً فرداً جواب دینے سے قاصر ہوں۔ مَیں ان سب کا تہِ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان سب بھائیوں پر اپنا بے شمار فضل نازل فرمائے۔

خاکسار محمد نذیر ناظر اشاعت لٹریچر و تصنیف

تحریک دعائے خاص

(محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب)

میری رفیقۂ حیات طیّبہ بیگم بنت حضرت نواب محمد عبد اللہ خاں صاحب رضی اللہ عنہ کے پتّہ کا اپریشن انشاء اللہ تعالیٰ ۲۲ مئی بروز پیر ہو گا۔ ان کی طبیعت گذشتہ دو ماہ سے بہت ناساز چلی آرہی ہے جس کی وجہ سے کمزوری بہت ہے اور یہ امر ہمارے لئے تشویش کا باعث ہے۔ مَیں اپنے عزیزوں، دوستوں اور بزرگوں کی خدمت میں دعائے خاص کی التجا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر پریشانی سے محفوظ رکھے۔ میری اہلیہ کا اپریشن کامیاب فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھے اور کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔

لازمی چندہ جات کی ادائیگی ماہ بماہ کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ (ناظر بیت المال آمد ربوہ)

خدام کے مرکزی امتحانات

خدام کے مرکزی امتحانات انشاء اللہ ۱۶ اور ۲۳ جون کو ہوں گے۔ خدام تیاری کریں۔ نصاب لائحہ عمل میں درج ہے۔

مہتمم تعلیم
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴